O

میرے فاتح کو تشنگی کیوں ہے
اور مجھے ہار کی خوشی کیوں ہے

خواہشِ ہجر ہے تو کیونکر ہے
وصل اتنا ہی اجنبی کیوں ہے

ہم تو احیائے راز کو چپ ہیں
شہر میں اتنی خامشی کیوں ہے

https://emad-ahmad.com/

گر فسانہ ہے دل کا غم تو بتا!
زیرِ تحریر شاعری کیوں ہے

سوچ مرتی نہیں یہ سوچا تھا
سوچتا ہوں یہ سوچ ہی کیوں ہے

لڑکھڑانا ہے جب مقدر میں
راستہ کیوں ہے، راستی کیوں ہے

خامشی کے نگار خانے میں
ایک تصویر ناچتی کیوں ہے

عُمر بھر جس کی آبیاری کی
بس وہی شاخ سوکھتی کیوں ہے

https://emad-ahmad.com/

سرد لہجہ ہے، منجمد آنکھیں
آگ سینے میں پھر لگی کیوں ہے

دشت و صحرا کی سیر سے جانا
عالَمِ ہُو میں آگہی کیوں ہے

ہر خوشی میں بھی بے قراری ہے
اتنا بے چین آدمی کیوں ہے

کس نے سونگھا ہے یہ بدن آخر
اے مری روح کانپتی کیوں ہے

عشق ہے، رائگاں سفر ہی سہی
لَوٹ جانے کا ذکر ہی کیوں ہے

https://emad-ahmad.com/

دل جلے! یہ تری پریشاں سوچ
ہجر کے کھیل میں پڑی کیوں ہے

اے خدا! تھک گیا ہوں جی جی کر
آپ نے اتنی عُمر دی کیوں ہے

آؤ تبلیغِ دردِ عشق کریں
آؤ کہہ دیں کہ عاشقی کیوں ہے

صرف دو گام پر رہی منزل
پھر یہ اصرارِ واپسی کیوں ہے

جب پتنگ اُڑ رہی ہو عین اس وقت
عُمر کی ڈور ٹوٹتی کیوں ہے

https://emad-ahmad.com/

میں اسے رائگاں سمجھتا تھا
تو نے کھولا کہ زندگی کیوں ہے

تم بتا دو کہ جب محبت میں
درد ہی درد ہے، ہنسی کیوں ہے

حسِ ظاہر نصیب ہے جس کو
اُس کے باطن میں بے حسی کیوں ہے

زندگی رائگاں ہے تیری عماد
تو نے یہ اُس کے نام کی کیوں ہے

https://emad-ahmad.com/